Regd No. L.5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم جمعہ ۱۹ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ـ ۷ اخاء ۱۳۳۴ھش ـ ۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء ـ نمبر ۲۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت دریافت کرنے پر فرمایا۔

"طبیعت ویسی ہی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۶ اکتوبر۔ آج صبح مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے مبلغ امریکہ اور مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تقاریر فرمائیں۔ اور امریکہ و انڈونیشیا

مراکش میں فرانسیسی فوج اور بربر قبائل کے درمیان گھمسان کی لڑائی

فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل نے فوجوں کی کمان خود اپنے ہاتھ میں لے لی

رباط ۶ اکتوبر۔ مراکش میں فرانسیسی فوج اور بربر قبائلیوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ قبائلیوں نے ریف کی پہاڑیوں میں ۲۰۰۰ فرانسیسی فوج کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ اور اب ان پہاڑیوں میں صرف ایک ہی مقام ایسا ہے جو ان کے گھیرے سے باہر ہے۔ فرانسیسی اپنے پاؤں جمانے کے لئے وہاں قلعہ بندی کر رہے ہیں۔ کل فرانسیسی فوج کا ایک دستہ گھری ہوئی فوج کو مدد پہنچانے کے لئے اس مقام سے نکلا۔ لیکن قبائلیوں نے اسے بھی گھیرے میں لے لیا۔ فرانس کی ہوائی فوج قبائلیوں کے اس حملے کو ناکام نہیں بنا سکی ہے۔ کل فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل لاتور نے اس علاقے کا معائنہ کیا۔ بعد میں انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ صورت حال اچھی نہیں ہے۔ قبائلی زور شور سے حملہ کر رہے ہیں۔ اور ان پر قابو پانا مشکل ہو گیا ہے۔ تازہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے۔ کہ ریذیڈنٹ جنرل نے فرانسیسی فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اور محفوظ فوج کو بھی لڑائی میں جھونک دیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خاص دعا کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفر یورپ کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اور حضور کی عام صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بہتر ہے۔ لیکن ابھی تک کبھی کبھی اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ جو بعض اوقات شدت اختیار کر کے کافی پریشانی کا موجب ہوتی ہے۔ ایسی بے چینی عموماً کوئی غم یا فکر کی خبر سننے یا کسی وجہ سے دماغی کوفت ہونے یا بعض اوقات کسی جسمانی عارضہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ حضرت صاحب کی خدمت میں آجکل کوئی ایسا خط یا ایسی رپورٹ یا ایسی خبر ارسال نہ کریں جو کسی جہت سے فکر یا غم پیدا کرنے والی یا کوفت کا موجب ہو۔ اس معاملہ میں دوستوں کو خاص احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

علاوہ ازیں یہ نہائت ضروری ہے کہ ابھی تک حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص دعائیں جاری رکھی جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ جماعت کے سروں پر حضور کا مبارک سایہ تادیر سلامت رکھے۔ اور موجودہ نازک ایام میں جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ میری یہ تحریک ایک خاص جذبہ پر مبنی ہے۔ اسے معمولی نہ سمجھا جائے۔ اور نہائت توجہ اور درد و سوز کے ساتھ حضور کے لئے اور جماعت کے لئے دعائیں جاری رکھی جائیں۔ فقط

والسلام۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵/۱۰/۵۵

اخبار ربوہ

ربوہ ۶ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو آج بائیں گردہ اور بڑی انتڑی میں درد کے علاوہ اعصابی بے چینی زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ مگر ضعف اور کچھ گھبراہٹ کی تکلیف ہے۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔

کینیڈا کے وزیر خارجہ ماسکو پہنچ گئے

ماسکو ۶ اکتوبر۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ مسٹر پیرسن حکومت روس کی دعوت پر کل ماسکو پہونچ گئے۔ وہاں انہوں نے ایک بیان میں پُرامن ترقی کے لئے باہمی تعاون پر زور دیا۔

چین کی طرف سے گفت و شنید کی پیشکش

پیکنگ ۶ اکتوبر۔ چین نے جاپان کے ساتھ تعلقات بحال کرنے کے لئے اعلیٰ پیمانے پر بات چیت شروع کرنے کی پیشکش کی ہے۔

پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ملتوی

کراچی ۶ اکتوبر۔ مسلم لیگ کے قائمقام صدر میر غلام علی خاں تالپور نے اعلان کیا ہے کہ ۱۵ اکتوبر کو مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس ہونے والا تھا۔ وہ پھر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

مسٹر کیسی آج کراچی سے نئی دہلی روانہ ہو رہے ہیں

کراچی ۶ اکتوبر۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر کیسی جو پاکستان کے سہ روزہ دورے پر آئے ہوئے تھے۔ آج صبح کراچی سے نئی دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔ وہاں سے آپ سنگاپور جائیں گے۔ مسٹر کیسی نے کل صبح یہاں وزیراعظم چوہدری محمد علی سے ملاقات کی نیز بعد میں آپ وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری سے بھی ملے۔

مصری وزیراعظم سے روسی سفیر کی ملاقات

قاہرہ ۶ اکتوبر۔ روسی سفیر مقیم قاہرہ نے کل مصر کے وزیراعظم کرنل جمال عبدالناصر سے ملاقات کی۔ جو ایک گھنٹے تک جاری رہی روسی سفیر نے بعد میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ انہوں نے دوران ملاقات میں اسلحہ کی فراہمی کے متعلق روسی نقطۂ نظر کو وضاحت سے پیش کر دیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ... ۱۹۵۵ء

درسی کتاب میں اسلام پر حملے

حکومت بہار بھارت نے چھٹی جماعت کے لئے ایک ایسی تاریخی کتاب کی منظوری دی ہے۔ جس میں اسلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کریم خلفائے اسلام اور ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے خلاف نہایت دلآزار حملے کئے گئے ہیں۔ جن سے یقیناً بھارت اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف منافرت پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

دہلی کے روزنامہ "الجمعیتہ" نے اس کے متعلق پرزور احتجاج کیا ہے۔ اور حکومت پاکستان کے تمام اخبارات نے بھی اس کے برخلاف احتجاج کیا ہے۔ اور حکومت پاکستان کو بھی توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ بھارت سے پرزور احتجاج کرے۔ ذیل میں ہم روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء سے ادارتی نوٹ بعینہٖ شائع کرتے ہیں:-

"اسلام پر شرمناک حملے

دہلی کے روزنامہ "الجمعیتہ" نے اپنے اداریہ میں بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو اور وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کی توجہ چھٹی جماعت کی تاریخ کی اس کتاب کی طرف دلائی ہے۔ جسے حکومت بہار کی طرف سے منظور کیا گیا ہے۔ اور جس میں پیغمبر اسلام قرآن کریم اور ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں پر شرمناک حملے کئے گئے ہیں۔ اداریہ میں ان حملوں کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں مثلاً:-

— قرآن رسول خدا کے اقوال کا مجموعہ ہے۔

— مسلمان خلفاء نے بزور شمشیر اسلام کو پھیلایا ہے۔

اس سلسلہ میں جو حوالہ دیا گیا ہے۔ اسے عرب سامراج سے تعبیر کیا گیا ہے۔

— ہندوستان پر حملہ آور مسلمانوں نے ہندوستان سے بدھ مذہب کو نکال باہر کیا۔

— فیروز تغلق ملاؤں کا پیرو تھا۔ اور اس کے دور حکومت میں ہندو نہ مندر تعمیر کر سکتے تھے۔ اور نہ اپنے مذہب کے مطابق عبادت کر سکتے تھے۔

معاصر الجمعیتہ نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ اس طرح نئی نسلوں کو مسلمانوں کے ساتھ نفرت اور دشمنی کی تعلیم دینے کی اس قسم کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ جنہیں بظاہر حکومت بہار کی حمایت حاصل ہے۔ بھارت کی سیکولر سٹیٹ میں مسلم اقلیت کے ساتھ جو معاندانہ سلوک شروع سے لے کر آج تک روا رکھا جا رہا ہے۔ اور جس میں بھارت کی فرقہ پرست جماعتوں کے مذہبی تعصب کے علاوہ بھارتی حکمرانوں کی مجرمانہ چشم پوشی اور جانبدارانہ روش کو بھی بہت زیادہ دخل ہے۔ یہی کیا کوئی معمولی ظلم تھا۔ کہ اب بھارتی حکومت نے اس سے بڑھ کر خود اسلام ہی کے بارے میں شرمناک روش کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ اور اسی قسم کی کتابوں کو تعلیمی کورس کے لئے منظور کیا جانے لگا ہے۔ کہ جن میں اسلام کے خلاف انتہائی رکیک حملے کئے گئے ہیں۔ اور اس طرح بھارت ہی نہیں۔ بلکہ خطہ ارضی کے ہر کلمہ گو مسلمان کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کیا ہم یہ سمجھیں۔ کہ بھارت سرکار جو گئو ماتا کو محترم دے چکی ہے۔ مسلمان اور اسلام کے بارے میں ایک متعین پالیسی کے تحت یہ سب کچھ کر رہی ہے؟ اگر ایسا نہیں ہے۔ اور ظن غالب یہی ہے۔ کہ یہ سب کچھ چند سر پھرے کٹر ہندوؤں کے مذہبی تعصب ہی کا نتیجہ ہے۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ بھارت سرکار اس صورت حال کو بدلنے کے سوال پر کب غور کرے گی؟

ہم معاصر "الجمعیتہ" کی تائید کرتے ہوئے پنڈت نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اسلام پیغمبر اسلام اور قرآن کے بارے میں اس قسم کی غلط خیال پھیلانے میں جن لوگوں کا بھی ہاتھ ہو انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے۔ کہ اسلام کے ساتھ بھارتی حکمرانوں کا رویہ وہ نہیں ہے۔ جو چند متعصب ہندوؤں نے اختیار کر رکھا ہے۔

ہم حکومت پاکستان کو بھی توجہ دلاتے ہیں۔ کہ معاملہ کی اہمیت ونزاکت کے پیش نظر حکومت ہند کو اس مسئلہ کی طرف فوراً متوجہ کیا جائے۔ اور کتاب مذکور کو سلیبس سے نکالنے اور اسے خلاف قانون قرار دینے کا مطالبہ کیا جائے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء)

ہم روزنامہ تسنیم کے اس ادارتی نوٹ کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔ جو باتیں کتاب میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ خلاف واقعہ ہیں۔ قرآن کریم تمام مسلمانوں کے نزدیک حرف بحرف اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور ہرگز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال کا مجموعہ نہیں۔ تمام مسلمانوں کا یہی ایمان ہے۔ کتاب میں یہی لکھا جانا چاہیئے تھا۔ کہ قرآن کریم تمام مسلمانوں کے نزدیک اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ یہ کہنا بھی کہ مسلمان خلفاء رضی اللہ عنہم نے بزور شمشیر اسلام کو پھیلایا ہے سراسر غلط ہے۔ مگر ہمیں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض مسلمان بادشاہوں نے جوع الارض کی خاطر جارحانہ جنگوں کے لئے بھی درباری علماء سے جہاد فی سبیل اللہ کے فتوے حاصل کئے۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ بعض علمائے عالی نے بھی جہاد فی سبیل اللہ کی توضیح ایسے انداز میں فرمائی ہے۔ کہ جس سے بظاہر یہی شبہ ہوتا ہے۔ کہ واقعی اسلام تلوار کی نوک سے ہی پھیلایا گیا ہے۔ ان علماء میں سے بعض نے تو اسلام کو صرف ایک جارحانہ تحریک بنا کر رکھ دیا ہے۔ اور اسے نازی اور اشتراکی نظریہ کی طرح ایک ایسا نظریہ بنا کر پیش کیا ہے۔ کہ جو بغیر تلوار کے کامیاب ہی نہیں ہو سکتا۔ بعینہٖ جس طرح مارکسی اشتراکیت کا اصول ہے۔ کہ پرولتاریہ بجبر حکومت پر قبضہ کرے۔ اسی طرح ان شارحین اسلام نے بھی حکومت پر بزور قبضہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور نہایت پُرامن غیر مسلم حکومتوں سے اسلام کے نام پر اقتدار چھین لینے کا نام بھی جہاد فی سبیل اللہ رکھا ہے۔

روزنامہ تسنیم جو سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کا ترجمان سمجھا جاتا ہے۔ کہ کتاب زیر بحث میں تلوار کے زور سے اسلام پھیلانے کا جو الزام لگایا گیا ہے اس کی تردید کی ہے۔ اور اسے اسلام کی توہین بیان کیا ہے۔ مگر جب ہم مودودی صاحب کی تحریریں اس بارہ میں پڑھتے ہیں۔ تو ہمارا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ کیونکہ اگر ہم غیر مسلموں کے سامنے ان کے اس الزام کی تردید کرنے لگیں۔ تو وہ جھٹ مودودی صاحب کی تحریریں ہمارے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ جن میں یہاں تک کہہ دیا گیا ہے۔ کہ فداہ امی وابی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے تو ملک عرب پر قبضہ کیا۔ اور پھر رومی اور ایرانی حکومت سے تصادم شروع کر دیا۔ اور اس بات کا انتظار بھی نہ کیا۔ کہ جو تبلیغی خطوط ان ممالک کو بھیجے گئے ہیں۔ دیکھا جائے کہ ان کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اور وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ اور سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اسی مہم کی تکمیل کی۔ جس کا آغاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ (نعوذ باللہ)

یہ ہم نے مودودی صاحب کے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" سے اپنے الفاظ میں مطلب بیان کیا ہے۔ مودودی صاحب کی اپنی عبارت ملاحظہ ہو:-

"یہی پالیسی تھی جس پر رسول اللہ صلعم نے اور آپ کے خلفائے راشدین نے عمل کیا۔ عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی۔ سب سے پہلے اسی کو اسلامی حکومت کے زیر نگیں کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے اطراف ملک کو اپنے اصول اور مسلک کی طرف دعوت دی۔ مگر اس کا انتظار نہ کیا۔ کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہ۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔"

(تفہیمات جلد اول [illegible])

اس رسالہ میں یہاں تک ادعا کیا گیا ہے۔ کہ اسلام کے نزدیک جہاد فی سبیل اللہ کی صورت میں جارحانہ اور دفاعی جنگ میں کوئی امتیاز ہی نہیں ہے۔ یہ رسالہ تفہیمات میں بھی شائع کیا گیا ہے۔ اور علیحدہ بھی ہزاروں کی تعداد میں پھیلایا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب دوسروں کے ہاتھوں میں ہم نے خود ایسے کاری ہتھیار دے رکھے ہیں۔ تو ان پر اعتراض کس طرح کر سکتے ہیں۔ اور اس بارے میں ہمارا احتجاج کیا اثر کر سکتا ہے؟

درخواست دعا

خاکسار کا دایاں کان ایک لمبے عرصہ سے ماؤف ہے۔ چند ماہ سے یہ تکلیف بڑھ گئی ہے۔ اور کان کے اندرونی حصہ کا زخم بڑا ہو گیا ہے۔ جس کے باعث تشویش ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ملک محمد عبداللہ منیجر الفضل ربوہ

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

احمدیت کا پیغام

گزشتہ سے پیوستہ

موجودہ مسلمان ایک جماعت نہیں کہلا سکتے

پس اس وقت مسلمان بھی ہیں۔ مسلمانوں کی حکومتیں بھی ہیں۔ اور ان میں سے بعض حکومتیں خدا تعالےٰ کے فضل سے مضبوط ہو رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی مسلمان ایک جماعت نہیں۔ فرض کرو پاکستان کا بیڑا اتنا مضبوط ہو جائے کہ تمام بحر الہند میں حکومت کرنے لگ جائے۔ اس کی فوج اتنی مضبوط ہو جائے کہ ہندوستان یونین اس سے کانپنے لگ جائے۔ اس کی اقتصادی حالت اتنی بڑھ جائے۔ کہ دنیا کی منڈیوں پر اس کا قبضہ ہو جائے۔ بلکہ اس کی طاقت اتنی بڑھ جائے کہ امریکہ کی طاقت سے بھی بڑھ جائے۔ تو کیا ایران شام فلسطین اور مصر اپنے آپ کو پاکستان میں مدغم کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ نہیں وہ پاکستان کی عظمت کا اقرار کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ وہ اس سے ہمدردی کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ مگر وہ اپنی ہستی کو اس میں مٹا دینے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ پس گو خدا تعالےٰ کے فضل سے مسلمانوں کی سیاسی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ اور بعض نئی اسلامی حکومتیں قائم ہو رہی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک اسلامی جماعت نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وہ مختلف ریاستوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور الگ الگ حکومتوں میں تقسیم ہیں۔ ان سب کی آواز کو ایک جگہ جمع کرنے والی کوئی طاقت نہیں۔ مگر اسلام تو عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اسلام عرب کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام شام کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام ایران کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ اسلام افغانستان کے مسلمانوں کا نام نہیں۔ جب دنیا کے ہر ملک کے مسلمان اسلام کے نام کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں۔ تو اسلامی جماعت وہی ہو سکتی ہے۔ جو ان سارے گروہوں کو اکٹھا کرنے والی ہو۔ اور جب تک ایسی جماعت دنیا میں قائم نہ ہو۔ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اس وقت مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں۔ گو حکومت ہے اور سیاست ہے۔ اسی طرح منتظم پروگرام کا سوال ہے۔ جب تک ایسا کوئی نظام نہیں جو ساری دنیا کے مسلمانوں کو اکٹھا کر سکے وہاں مسلمانوں کا کوئی منتظم پروگرام بھی نہیں۔ نہ سیاسی نہ تمدنی۔ نہ مذہبی۔ منفردانہ طور پر کسی جگہ پر کسی مسلمان کا دشمنان اسلام سے مقابلہ کر لینا یہ اور چیز ہے۔ اور متحدہ طور پر ایک مخصوص نظام کے ماتحت بارادہ طاقت سے دشمن کے حملہ کا جائزہ لے کر اس کے مقابلہ کی کوشش کرنا یہ دوسری بات ہے۔ پس پروگرام کے لحاظ سے بھی مسلمان ایک جماعت نہیں۔ ایسی صورت میں اگر کوئی جماعت قائم ہو۔ اور مذکورہ بالا دونوں مقاصد کو لے کر قائم ہو۔ تو اس پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ ایک نئی جماعت بن گئی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ پہلے کوئی جماعت نہیں تھی۔ اب ایک جماعت بن گئی ہے۔ میں ان دوستوں سے جن کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک نماز ایک قبلہ ایک قرآن اور ایک رسول ہوتے ہوئے پھر احمدی جماعت نے الگ جماعت کیوں بنائی۔ کہتا ہوں کہ وہ اس نکتہ پر غور کریں اور سوچیں کہ اسلام کو پھر ایک جماعت بنانے کا وقت آچکا ہے۔ اس کام کے لئے اب تک انتظار کیا جا سکے گا مصر کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے ایران کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے افغانستان کی حکومت اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہے۔ دیگر اسلامی حکومتیں اپنی اپنی جگہ پر اپنا کام کر رہی ہیں۔ لیکن ان کے موجود ہوتے ہوئے بھی ایک خلا باقی ہے ایک کمی باقی ہے

جماعت احمدیہ ایک اہم خلا کو پورا کرتی ہے

اسی خلا اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ جب خلافت ترکیہ کو ترکوں نے ختم کر دیا تو مصر کے بعض علماء نے بعض واقف کاروں کے قول کے مطابق شاہ مصر کے اشارہ سے ایک تحریک خلافت شروع کی۔ اور اس تحریک سے ان کا منشاء یہ تھا کہ شاہ مصر کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کر لیا جائے۔ اور اس طرح دوسرے اسلامی ممالک پر فوقیت حاصل ہو جائے۔ سعودی عرب نے اس کی مخالفت شروع کی۔ اور یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ یہ تحریک انگریزوں کی اٹھائی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص خلافت کا مستحق ہے۔ تو وہ سعودی عرب کا بادشاہ ہے۔ جہاں تک خلافت کا تعلق ہے۔ وہ یقیناً ایک ایسا رشتہ ہے جس سے سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ خلافت کا لفظ کسی ظاہری بادشاہ کے ساتھ مخصوص ہونے لگا۔ تو دوسرے بادشاہوں نے فوراً تاڑ لیا کہ ہماری حکومت میں رخنہ ڈالا جاتا ہے۔ اور وہ مفید تحریک بیکار ہو کر رہ گئی لیکن اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو۔ اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو۔ تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہوگی۔ صرف جماعتی رقابت اس کے رستہ میں روک بنے گی۔ سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک اسی ملک میں محدود ہو کر رہ جائے گی۔ جس کی حکومت اس کی تائید میں ہوگی لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی۔ ہر ملک میں جائے گی اور پھیلے گی۔ اور اپنی جڑیں بنائے گی۔ بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہوگی جہاں اسلامی حکومت نہیں ہوگی کیونکہ سیاسی آزاد نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی چنانچہ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔ احمدیت کا منشاء محض مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرنا تھا۔ وہ بادشاہت کی طالب نہیں تھی۔ وہ حکومت کی طالب نہیں تھی

انگریزوں نے اپنے ملک میں بعض دفعہ احمدیت کو تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں۔ لیکن اس کے خالص مذہبی ہونے کی وجہ سے ہی اس سے کھلے بندوں ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ افغانستان میں علماء سے ڈر کر بعض دفعہ بادشاہوں نے سختیاں کیں۔ لیکن پرائیویٹ ملاقاتوں میں اپنی معذوریاں بھی ظاہر کرتے رہے۔ اور اظہار ندامت بھی کرتے رہے۔ اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک میں عوام الناس نے مخالفت کی۔ علماء نے مخالفت کی۔ اور ان سے ڈر کر حکومت نے بھی بعض دفعہ روکیں ڈالیں۔ لیکن کسی حکومت نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تحریک ہماری حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے قائم ہوئی ہے اور یہ ان کا خیال بالکل درست تھا۔

احمدیت کو سیاست سے کوئی غرض نہیں۔

احمدیت کو سیاست سے کوئی غرض نہیں احمدیت صرف اس غرض کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے۔ اور انہیں ایک رشتہ میں پرو دے تاکہ وہ مل کر اسلام کے دشمنوں کا علمی اور روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں۔ اسی بات کو سمجھتے ہوئے امریکہ میں احمدی مبلغ گئے جس حد تک وہ عیسائیوں کی مخالفت کرتے رہے۔ انہوں نے احمدی مبلغوں کی مخالفت کی۔ لیکن جہاں تک مذہبی تحریک کا سوال تھا اس کے مدنظر انہوں نے مخالفت نہیں کی ڈچ حکومت نے انڈونیشیا میں بھی اسی طریق سے کام لیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ سیاست میں یہ ہمارے ساتھ نہیں ٹکراتے تو گو انہوں نے مخفی نگرانیاں بھی کیں۔ بے احتیاطیاں بھی کیں۔ مگر کھلے بندوں احمدیت سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور اس وجہ میں وہ بالکل حق بجانب تھے۔ بہرحال ہم ان کے مذہب کے خلاف تبلیغ کرتے تھے۔ اس لئے ہم ان سے کسی ہمدردی کے امیدوار نہیں تھے مگر ہم ان کی سیاست سے بھی براہ راست نہیں ٹکراتے تھے۔ اس لئے ان کا بھی کوئی حق نہیں تھا۔ کہ ہم سے براہ راست ٹکراتے اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اب جماعت احمدیہ قریباً ہر ملک میں قائم ہے۔ ہندوستان میں بھی افغانستان میں بھی ایران میں بھی۔ عراق میں بھی شام میں بھی فلسطین میں بھی مصر میں بھی۔ اٹلی میں بھی۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی۔ جرمنی میں بھی۔ انگلینڈ میں بھی یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں بھی۔ انڈونیشیا ملایا ایسٹ اور ویسٹ افریقہ۔ ایبے سینیا ارجنٹائن غرض ہر ملک میں تھوڑی یا بہت جماعت موجود ہے۔ اور ان ممالک کے اصلی باشندوں میں سے جماعت موجود ہے۔ یہ نہیں کہ وہاں کے بعض ہندوستانی احمدی ہو گئے ہوں۔ اور وہ ایسے مخلص لوگ ہیں کہ اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے قربان کر رہے ہیں۔ ایک انگریز لفٹننٹ اپنی زندگی وقف کر کے اس وقت مبلغ کے طور پر انگلستان میں کام کر رہا ہے باقاعدہ نمازی ہے۔ شراب وغیرہ کے قریب نہیں جاتا۔ خود محنت اور مزدوری سے پیسے کما کر ٹریکٹ وغیرہ شائع کرتا یا چھپوایا کرتا ہے ہم اسے گزارہ کے لئے اتنی قلیل

رقم دیتے ہیں۔ جس سے انگلستان کا ایک جوڑا بھی زیادہ کماتا ہے۔ اسی طرح جرمنی کے ایک شخص نے زندگی وقف کی ہے۔ وہ بھی فوجی افسر ہے بڑی جدوجہد کے بعد وہ جرمنی سے نکلنے میں کامیاب ہوا ہے۔ ابھی اطلاع آئی ہے کہ وہ سوئٹزرلینڈ پہونچ گیا ہے۔ اور وہاں ویزا کا انتظار کر رہا ہے۔ یہ نوجوان اسلام کی خدمت کا بے انتہا جوش اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اور اس لئے پاکستان آرہا ہے کہ یہاں اسلام کی تعلیم پوری طرح حاصل کر کے کسی غیر ملک میں اسلام کی تبلیغ کرے؛

عالمگیر اتحاد کی بنیاد

جرمنی کا ایک اور نوجوان مصنف اور اس کی تعلیم یافتہ بیوی زندگی وقف کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں۔ اور شاید عنقریب ہی وہ اس فیصلے پر پہونچ کر پاکستان تعلیم اسلام کے لئے آجائیں گے۔ اسی طرح ہالینڈ کا ایک نوجوان اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ کر چکا ہے۔ اور غالباً جلد ہی کسی نہ کسی ملک میں تبلیغ اسلام کے کام پر لگ جائے گا۔ بیشک جماعت احمدیہ تھوڑی ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے جماعت اسلامی قائم ہو رہی ہے۔ ہر ملک میں کچھ نہ کچھ افراد اس میں شامل ہو کر ایک عالمگیر اتحاد کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اور ہر سیاست کے ماننے والے لوگوں میں سے کچھ نہ کچھ آدمی اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایسی تحریکوں کی ابتداء شروع میں چھوٹی ہی ہوا کرتی ہے۔ لیکن ایک وقت میں جا کر وہ ایک قوی قوت حاصل کر لیتی ہیں۔ اور چند دلوں میں اتحاد اور اتفاق کا بیج بونے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ سیاسی طاقت کے لئے سیاسی جماعتوں کی ضرورت ہے۔ اور مذہبی اور اخلاقی طاقت کے لئے مذہبی اور اخلاقی جماعتوں کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ سیاست سے اسی لئے الگ رہتی ہے۔ کہ اگر وہ ان باتوں میں دخل دے۔ تو وہ اپنے کام میں سست ہو جائے

جماعت احمدیہ کا پروگرام

دوسرا سوال پروگرام کا رہا۔ پروگرام کے لحاظ سے بھی جماعت احمدیہ ہی ایک متحدہ پروگرام رکھتی ہے۔ اور کوئی جماعت متحدہ پروگرام نہیں رکھتی۔ جماعت احمدیہ عیسائیت کے حملہ کا پورا اندازہ لگا کر ہر ملک میں اس کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اس وقت دنیا کا سب سے کمزور خطہ اور بعض لحاظ سے سب سے طاقتور خطہ افریقہ ہے یورپ نے اس وقت اپنی ساری طاقت سے افریقہ میں دھاوا بول دیا ہے۔ اب تو کھلے بندوں وہ اپنے ارادوں کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے صرف پادریوں کا ذہن اس طرف جا رہا تھا۔ پھر انگلستان کی کنزرویٹو پارٹی ادھر مائل ہوئی۔ اور اب تو لیبر پارٹی نے بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ یورپ کی نجات کا دارومدار افریقہ کی ترقی اور اس کی تنظیم پر ہے۔ مگر یورپ سمجھتا تھا کہ یہ ترقی اور تنظیم اس صورت میں یورپ کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس کے باشندے عیسائی ہو جائیں۔ احمدیت نے اس راز کو ۴۲ سال پہلے بھانپ لیا۔ اور ۴۲ سال پہلے اپنے مبلغ وہاں بھجوا دیئے۔ جہاں ہزاروں ہزار آدمی عیسائیت سے نکل کر مسلمان ہو گئے۔ اور اس وقت افریقہ میں سب سے منظم اسلامی جماعت احمدیت کی ہے جس کا مقابلہ کرنے سے عیسائیوں نے گریز کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور ان کے لٹریچر میں متواتر اس بات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کی مساعی نے عیسائی مشنریوں کی کوششوں کو باطل کر دیا ہے۔ یہی تبلیغی سلسلہ مشرقی افریقہ میں سالہا سال سے جاری ہے۔ اور گو وہاں کام کی ابتدا ہے۔ اور اس وجہ سے نتائج ابھی اتنے شاندار نہیں جتنے مغربی افریقہ میں ہیں۔ لیکن پھر بھی عیسائیوں میں سے کچھ لوگ مسلمان ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور امید ہے کہ چند سال میں یہاں بھی مبلغوں کی کوششیں اعلیٰ نتائج پیدا کرنے لگ جائیں گی۔ انڈونیشیا اور ملایا میں بھی ایک لمبے عرصہ سے مشن قائم ہیں۔ اور اسلام کے بھاگتے ہوئے گروہوں کو ٹھہرانے جمع کرنے اور اکٹھا کر کے دشمن کے مقابل پر کھڑا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ عیسائی طاقتوں میں سے اب سب سے آگے آچکی ہے۔ وہاں بھی پچیس سال سے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اور ہزاروں باشندے امریکہ کے احمدی ہو چکے ہیں۔ اور ہزارہا روپیہ سالانہ تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہے ہیں۔ امریکہ کی دولت کے مقابلہ میں یہ کچھ بھی نہیں۔ اور وہاں کے پادریوں کی کوششوں کے مقابلہ میں یہ بالکل حقیر کوشش ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ مقابلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اور فتح ہم کو ہو رہی ہے۔ کیونکہ ہم عیسائی جماعت کے آدمی چھین کر اپنی طرف ملا دیے ہیں۔ اور عیسائی جماعت ہمارے آدمی چھین کر نہیں لے جا رہی۔ پس یہ نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ احمدیت نے ایک نئی جماعت کیوں قائم کی ہے۔ کہنا یہ چاہیئے کہ احمدیت نے ایک جماعت قائم کر دی جبکہ اس سے پہلے کوئی جماعت نہیں تھی۔ اور کیا یہ قابل اعتراض بات ہے۔ یا قابل تعریف بات ہے۔

(باقی)

ربوہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے

از محمود احمد صاحب مختار واقف زندگی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم نے جو ہمارے غیر مبایع دوستوں کے ایک مشہور لیڈر تھے ۱۹۳۴ء میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا بزعم خود تجزیہ کرتے ہوئے لکھا تھا:

"حضرت مولانا نورالدینؓ کے زمانے میں بنا بنایا کام چلتا رہا۔ اور ترقی کرتا رہا۔ اور آج میاں محمود احمد صاحب کی "گدی" کے زمانہ میں "جو کچھ ترقی" اس فریق کو ہے وہ محض اس وجہ سے ہے کہ بنا بنایا کام۔ بنی بنائی جماعت بنی بنائی قومی جائدادیں۔ اسکول بورڈنگ خزانہ بھی کچھ مل گیا۔ قادیان کا مرکز ہونا اور مسیح موعود کا بیٹا ہونا کام بنا گیا۔ قادیان کی گدی نہ ہوتی۔ مسیح موعود کا بیٹا نہ ہوتے۔ اور کہیں باہر جا کر میاں محمود احمد صاحب اپنے عقیدہ۔۔۔ کو پھیلا کر دکھاتے۔ اور پھر نئے سرے سے جماعت بنتی اور ترقی کرتی تو پھر کچھ بات ہوتی۔"

(پیغام صلح ۱۵ دسمبر ۱۹۳۴ء)

یہ وہ مطالبہ ہے۔ جسے ڈاکٹر صاحب موصوف نے ہمارے غیر مبائع بھائیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے پیش کیا تھا۔ اور جس زمانے میں یہ پیش ہوا۔ وہ زمانہ جماعت احمدیہ کے لئے نہایت نازک زمانہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ قادیان کی گدی کی وجہ سے یہ سب کچھ ترقی ہوئی ہے۔ ورنہ قادیان سے باہر جا کر تو یہ جماعت ختم ہو کر رہ جائے گی۔ گویہ تجزیہ سراسر غلط تھا۔ مگر کسے علم تھا کہ وہ خدا جس نے اپنے ہاتھ سے اس جماعت کو قائم کیا۔ وہ غیر مبایعین کے اس مطالبہ کو بھی پورا کر کے حضرت سیدنا محمود کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان قائم کرے گا۔

۱۹۴۷ء کے فسادات کے بعد قادیان وقتی طور پر ہم سے چھین لیا گیا۔ گویا بقول اہل پیغام "قادیان کی گدی" چھوٹ گئی۔ جماعت کے افراد اپنے محبوب مرکز کو چھوڑ کر پراگندہ فاختاؤں کی طرح جن پر ہوشیار شکاری نے فائر کیا تھا پاکستان میں آبسے۔ بظاہر حالات ایسے تھے کہ جماعت کے یکجا ہونے اور نئے سرے سے ایک مرکز کے قیام کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ہمارے محترم امام سیدنا محمود کو توفیق بخشی کہ اس نے نئے سرے سے ایک مرکز قائم کر لیا۔ جہاں پھر جماعت کے پراگندہ شیرازہ کو جمع ہو کر فتح اسلام کے کام کی تکمیل کا موقعہ میسر آیا۔

دیکھئے قدرت نے کیسے حالات کو پلٹا دیا۔ ہمارے امام نے قادیان کو چھوڑ دیا اور وہ جھنگ کے غیر ذی زرع علاقہ میں آبسا جہاں کوئی واقف و آشنا کوئی مونس وغمخوار نہ تھا۔ جہاں ترقی کے کوئی وسائل نہ تھے۔ کوئی قومی جائدادیں نہ تھیں۔ خزانہ نہ تھا۔ کچھ بھی بنا بنایا نہ تھا۔ مگر اسے اپنے بہترین دوست اپنے رب بے مہربان آقا اور وفادار رفیق خدا تعالےٰ کا سہارا تھا۔ جس نے یہ توفیق بخشی۔ کہ وہ نیا مرکز قائم کرے اس نے ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ ربوہ کی بنیاد رکھی۔ کیا یہ مرکز اس بات کا کھلا ثبوت نہیں ہے کہ ہمارے امام کا خدا تعالےٰ سے بہت گہرا تعلق ہے۔

کیا ہم نے قادیان چھوڑ کر نیا مرکز قائم نہیں کر لیا؟ کیا ہم نے وہ سب جائدادیں چھوڑ کر نئے سکول نئے کالج۔ نیا جامعۃ المبشرین دفاتر کی نئی عمارات۔ نئی قومی جائدادیں تعمیر نہیں کیں؟ کیا ہمارے بالغ نظر امام نے خزانہ کو نئے سرے سے بھر کر نہیں رکھ دیا؟ اگر یہ سب کچھ نئے سرے سے وجود میں آیا ہے تو کیا ہمارے غیر مبایع دوستوں کا فرض نہیں کہ وہ اس پر غور کریں؟

مکتوب بیروت — بحیرۂ مردار

(از مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ)

شہر یروشلم سے شمال مشرق کی جانب ۳۲ کیلومیٹر یا تقریباً ۲۰ میل کے فاصلہ پر ۱۳۰۰ فٹ زیر سطح سمندر کے گہرے نشیب میں بحیرۂ مردار موجیں مارتا ہے۔ یروشلم سے لے کر اس وادی تک تمام پہاڑی علاقہ ہے۔ اور یہ سڑک جو یروشلم سے عمان یردن کے دارالخلافہ کو جاتی ہے، اسی پر واقعہ ہے۔ یروشلم سے نکلتے ہی سڑک ڈھلوان ہونی شروع ہوتی ہے۔ اور نیچے ہی نیچے چلی جاتی ہے۔ ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی گذرتے گذرتے ۲۰ میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہم ایک ایسی وادی میں پہنچ جاتے ہیں۔ جو میدان کی طرح ہموار ہے۔ یہ وادی تقریباً ۸ میل × ۵ میل = رقبہ ۴۰ مربع میل یا اس سے بھی کچھ زیادہ ہوگی۔ اس کی شکل بیضوی ہے۔ ارد گرد تمام پہاڑ ہی پہاڑ ہیں۔ یہاں ایک پرانا مشہور گاؤں ہے۔ جس کا نام جیریکو ہے۔ یہ گاؤں بھی ۸۵۳ فٹ سطح سمندر سے نیچے ہے۔ اس گاؤں میں پانی چشموں سے آتا ہے۔ اس میں باغات ہیں۔ کھیت ہیں۔ اچھے اچھے مکان ہیں۔ اور زمین میں فصل درخت اور سبزی پیدا کرنے کی قوت موجود ہے۔ یہاں پرانے شاہی محلات بھی ہیں۔ اور اکثر لوگ سردی کے موسم میں یہاں چلے آتے ہیں۔ کیونکہ یروشلم کی پہاڑیوں پر برف پڑتی ہے۔ اور سخت سردی ہوتی ہے۔ یہ چونکہ بہت گرم جگہ ہے۔ لوگ اتر آتے ہیں۔ کھانے کی اشیاء اور پانی اچھا دستیاب ہے۔ اسی وادی میں دریائے اردن بہتا ہے۔ اور بحیرۂ مردار میں جا کر گرتا ہے۔ کہتے ہیں اسی جگہ دریائے یردن کے پانی سے مسیح علیہ السلام نے حضرت یحییٰؑ سے بپتسمہ لیا تھا۔ یہاں ایک اور پہاڑ ہے۔ جس کے متعلق مشہور ہے کہ شیطان مسیح علیہ السلام کو خدا سے ورغلانے اور دنیا کی دلفریبی کا لالچ دینے کے لئے یہاں لایا تھا۔ اور یہاں اسی پہاڑ پر مسیح علیہ السلام نے بپتسمہ کے بعد ۴۰ روز تک روزے رکھے تھے۔ اور وہاں ایک یونانی مندر اس کی یادگار ہے۔ جو پہاڑی کے وسط فاصلہ پر واقع ہے۔ غرض یہ وادی اس لحاظ سے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کہ ان پہاڑیوں میں میدانی علاقہ تھا۔ دریائے یردن اس میں بہتا تھا۔ چشمے اس میں جاری تھے۔ اور زمین پھل پھول اناج اور سایہ دار درختوں کے لئے نہایت موزون تھی۔ اور یہ آباد علاقہ کی شاہراہ تھی۔ یروشلم اور عمان اور وہاں سے لبنان و دمشق وغیرہ کو کارواں جاتے تھے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ دریائے یردن ہمارے ہاں کی ایک شہری نالی کے برابر ہے۔ ۹ یا ۱۰ فٹ سے چوڑائی میں زیادہ نہیں۔ گہرا بھی قابل ذکر نہیں۔ پانی گدلا بارش کے بعد سیلاب کی طرح مٹیالے رنگ کا ہے۔ لیکن یہ لبنان کی پہاڑیوں سے چل کر یہاں تک پہنچتا ہے۔ سیرابی کے لئے بہت زرخیز ہے۔ سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا چلتا اور لہراتا ہوا چلتا ہے۔ رفتار سست ہے۔ اس پر چھوٹا سا پل بنا ہوا ہے۔ اس گاؤں سے جانب مغرب پھر سڑک نیچے اترتی ہے۔ اور ڈھلوان اتنا ہے۔ کہ موٹر کو بند کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ چلتی چلتی بحیرہ مردار کے ساحل پر جا کھڑی ہوتی ہے۔ گویا کہ بحیرہ مردار کا محل وقوع اس [illegible] سے بھی ۵۰۰ فٹ نیچے ہے۔ دن کے وقت سخت گرمی ہوتی ہے۔ اس وادی کے ایک کونے میں بحیرۂ مردار ہے۔ اس کے کنارے پر ریت ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے سفید و سیاہ ململ پتھر اس کی آخری موج کی حد پر پڑے ہوئے ہیں۔ ان پتھروں میں کوئی خاص بات نہیں۔ مگر جب میں نے سمندر کے پانی کو چلو میں اٹھایا۔ تاکہ اس کا ذائقہ چکھوں۔ اور اپنی تصدیق سابقہ علم پر ثبت کر دوں۔ تو میری نظر ان پتھروں پر پڑی۔ چونکہ پانی بہت شفاف تھا۔ اور اس کی تاریخ دماغ پر اس وقت حاوی تھی۔ مجھے یہ پتھر آدمیوں کی شکلیں نظر آئیں۔ اور میں خوف زدہ ہو کر پیچھے پلٹ گیا۔ پانی اس قدر نمکین ہے۔ کہ کڑوا ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی جاندار چیز نہیں رہتی۔ نہ مچھلی اور نہ مگرمچھ۔ جتنا اس میں آگے بڑھتے جائیں۔ اتنا بھاری ہوتا جاتا ہے۔ کہ انسان بلا ہاتھ پاؤں مارے اس میں تیر سکتا ہے۔ ڈوبنے کا تو خطرہ ہی نہیں۔ یہ پانی نیچے نہیں جانے دیتا۔ اس قدر اس میں نمک ہے۔ کہ اگر میٹھے پانی سے ہاتھ نہ دھویا جائے۔ تو تھوڑی دیر میں نمک کی سفید تہ جم جاتی ہے۔ اس کے کنارے آج کل ایک ہوٹل بن گیا ہے۔ لوگ سمندر میں نہا کر میٹھے پانی سے دوبارہ غسل کر لیتے ہیں۔ اور اس سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ اور یردن کی حکومت کی اس مردار سمندر میں مردار سی کشتیاں ہیں۔ جو یردن کی نیوی Navy کی ملکیت ہیں۔ اور یہی نیوی ہے۔ اور اس کے مقام اتصال پر عقبہ یردن کی بندرگاہ ہے۔ اس کیفیت سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ وادی بڑی زرخیز شاداب و آباد تھی۔ نزدیک نزدیک کئی بستیاں تھیں۔ جن میں سدوم اور جمہور کی بستیاں بڑی اور مشہور تھیں۔ نہایت محفوظ مقام پر آباد تھیں۔ دریائے یردن ان کی رونق کو دوبالا کرتا تھا۔ عام گذرگاہ پر ہونے کی وجہ سے مسافروں کو لوٹنے اور مار دھاڑ کرنے کا ان کو خوب موقع تھا۔ تھکے ماندے مسافر اسی وادی میں رات بسر کرنے اور آرام کے لئے ٹھیرتے تھے۔ اس مقام سے اٹھ کر بھی یہاں کے باشندے چاروں طرف دور دور تک پہاڑوں میں قتل و غارت۔ ڈاکہ چوری بآسانی کر سکتے تھے۔ اور واپس اپنی جگہ آ سکتے تھے۔ مال کی کثرت نے ان میں تعیش کا میلان پیدا کر دیا تھا۔ اور وہ عشرت میں دن رات غرق رہنے لگے تھے۔ انواع و اقسام کے مال کی فروخت یہاں ہوتی تھی۔ ابراہیمؑ خود تو ایک پہاڑی کے حجروں میں رہ گئے یا بعض روایات کے مطابق دمشق آ گئے۔ اور اس لہلہاتی بستی کی طرف لوط علیہ السلام کو بھیج دیا۔ کہ یہاں آباد ہو جائیں۔ چنانچہ یہ دونوں بستیاں چونکہ اس وادی کا قلب تھیں۔ اس لئے لوط علیہ السلام نے سدوم میں رہائش اختیار کی۔ سدوم اور جمہور دونوں بحیرۂ مردار کے مغربی کنارے پر واقع تھیں۔ جب یہ بستیاں قوم لوط کی نافرمانی کے سبب اللہ تعالیٰ کے زیر عتاب آئیں۔ تو سطح سمندر سے نیچے دھنس گئیں۔ اور ہمیشہ کی یادگار کے لئے اس کا نام بحیرۂ مردار ہوا۔ اور یہ واقعہ زبان زد خلائق ہو گیا۔ ان اہم بستیوں کی تباہی سے باقی آبادی خوف سے منتشر و پریشان ہو گئی۔ غیر آباد مکانات گردش زمانہ سے سطح زمین سے پیوست ہو گئے۔ وہ لہلہاتے باغ۔ وہ مسکراتی کھیتیاں مرجھا گئیں۔ سوکھ گئیں۔ ویرانی نے اور ہواؤں نے اور لیل و نہار نے ان کے نام و نشان کو مٹا دیا۔ اور دل آویز ہواؤں نے اس عبرتناک داستان کو چار سُو پھیلا دیا۔ اور اس واقعہ کا چرچا عام ہو گیا۔ اب اس وادی میں نہ کوئی قافلہ ٹھیرتا تھا۔ اور نہ ہی کوئی راہگذر آرام کرتا تھا۔ بلکہ مقام خوف سمجھ کر اس کو تیزی سے عبور کرتے تھے۔ اس بھیانک ویرانی نے طیور و وحوش کو بھی یہاں سے بھگا دیا تھا۔ سالوں کے بعد صدیاں گذر گئیں۔ کہ بحیرۂ مُردار اکیلا تنہا اس وادی میں شور مچاتا رہا۔ مگر نہ کسی سفینہ نے اس کی طرف رخ کیا۔ اور نہ ہی کسی انسان نے اس کی ہمسائیگی کی جرأت کی۔ حتیٰ کہ یہ زمانہ آ پہنچا۔ اب یہ ایک سمندر ہے۔ خوش منظر ہے۔ لوگ دُور دُور سے اسے دیکھنے آتے ہیں۔ یردن کی نیوی کے سفینے اس کی چھاتی پر تیرتے ہیں۔ اور انسان اس کے ساحل پر خوشی سے سیر کرتے ہیں۔ رہنے لگے ہیں اور اس میں نہاتے ہیں۔ اس سے بے خوف ہیں۔ فلسطین کی تقسیم سے قبل ایک بڑی فیکٹری یہاں تھی۔ جو اس کے پانی سے پوٹاس نکالتی تھی۔ اور منافع کماتی تھی۔ اب عربوں کے ہاتھوں ویران پڑی ہے۔

حضرت مفتی صاحب کے لئے دعا کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم ترین صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مفتی صاحب سے اس قسم کی محبت تھی۔ جو کہ ایک مشفق باپ کو خدمتگذار بیٹوں سے ہوا کرتی ہے۔ اور آپ اکثر مفتی صاحب کا ذکر ہمارے مفتی صاحب کے محبت بھرے الفاظ سے فرمایا کرتے تھے!

حضرت مفتی صاحب کی عمر اس وقت بیاسی سال ہے۔ مگر بینائی کی کمزوری اور عام صحت کی خرابی کی وجہ سے وہ اکثر گھر پر ہی رہتے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ حضرت مفتی صاحب کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعا کرتے رہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابہ اب بہت ہی کم رہ گئے ہیں۔ اور ان میں حضرت مفتی صاحب کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ ایسے مبارک بزرگوں کے لئے دعا کرنا نہ صرف ایک قومی فرض ہے۔ بلکہ خود دعا کرنے والوں کے لئے بھی برکت اور رحمت کا موجب ہوتا ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵ / ۱۰ / ۵۵

تحریک جدید کے متعلق جلسوں کی تجویز

سنہ ۳۴ء میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا اعلان فرماتے ہوئے جماعت سے انیس۱۹ مطالبات کئے جن میں سے چار ... مال کے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے۔ مالی ذمہ واری جماعت نے نہایت احسن طور پر اٹھائی۔ باقی مطالبات کی یاددہانی کے لئے حضور نے جماعت کو ہدایت فرمائی کہ سال میں ایک یا دو مرتبہ تمام جماعتیں جلسہ عام کریں۔ اور مطالبات کو دہرائیں تاکہ تمام جماعت تحریک جدید کے معیار پر آجائے۔ یہ جلسے بہت دیر تک ہوتے رہے لیکن پچھلے دو تین سال سے اس قسم کے جلسے نہیں کئے جا رہے۔ چونکہ تمام مطالبات کا جماعت کے سامنے بار بار آنا نہایت ضروری ہے۔ اور چونکہ تمام مطالبات پر عمل کرنے کے بغیر تحریک جدید کی حقیقی غرض پوری نہیں ہو سکتی اس لئے ضروری ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے جلسے کئے جائیں۔ اگر اس قسم کے جلسے بیک وقت تمام جماعت میں ہوں تو ان کی اجتماعی حیثیت جماعت کے افراد کی روحانیت کے لئے بہت مفید ہو سکتی ہے۔ اگر جماعتیں اپنے طور پر کوئی معین تاریخ جلسہ کے لئے مناسب سمجھتی ہوں تو اطلاع دیں تاکہ جلسوں کی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان تعاون فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو

وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ

کیا!

آپ کا انیس سالہ حساب میں سے کچھ بقایا ہے؟ اور وہ ادا کرکے اپنا نام درج فہرست کروا چکے ہیں اور دفتر سے اس کی تصدیق حاصل کر چکے ہیں؟ ورنہ دس۱۰ اکتوبر ۵۵ء تک بقایا ادا کر دیں!

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواستہائے دعاء

(۱) مکرم برادرم سردار محمد صاحب کاتب روزنامہ الفضل پانچ دن سے سخت بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان دعاء صحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

محمد شریف

(۲) چوہدری خلیل احمد صاحب کارکن لنگرخانہ تین چار یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد

(۳) والد محترم بابو عبدالغنی صاحب انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بودھراں ضلع ملتان ایک لمبے عرصہ سے کینسر سے بیمار ہیں۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہو گیا تھا۔ لیکن اب تکلیف پھر زیادہ بڑھ رہی ہے۔ احباب مکرم والد صاحب کی مکمل صحت کے لئے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ عبدالرشید غنی بی۔ایس۔سی بودھراں

(۴) میرا لڑکا سخت بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ عبدالرحمن مہاجر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(۵) مکرم چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب پٹواری سکنہ کھاریاں ایک مخالفانہ مقدمہ میں ماخوذ ہیں احباب کرام باعزت بریت کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز مکرم ملک عزیز احمد صاحب ایک عرصہ سے کینسر کے مرض کے باعث صاحب فراش ہیں۔ بظاہر اپریشن کے علاوہ کوئی چارہ نہیں لیکن آپ کی صحت اس کی اجازت نہیں دیتی کیونکہ آپ بہت کمزور ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

سلطان محمود انور جامعۃ المبشرین ربوہ

(۶) میرے دو چھوٹے بہن بھائی اور والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین کلیم اللہ خاں ناصر جامعت دہم ربوہ

"کیا آپ نے رکنیت فارم پر کر دیا ہے؟"

(۱) جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو رکنیت فارم بھجوائے جا چکے ہیں ہر خادم کے لئے اسے پر کرنا ضروری ہے۔ کیا آپ نے یہ فارم پر کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو فوری طور پر متعلقہ قائد سے فارم حاصل کر کے پر کر دیں۔

(۲) قائدین و زعمائے کرام فوری طور پر ایسے جملہ اراکین سے جنہوں نے قبل ازیں یہ فارم پر نہ کئے ہوں۔ پر کرا کر جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(۳) اگر کسی مجلس کو یہ فارم نہ پہنچ سکے ہوں یا مزید ضرورت ہو تو فوری طور پر اطلاع دی جائے تا فارم بھجوائے جا سکیں۔

(۴) جملہ خدام کی اس طور پر حزب وار تنظیم کی جائے کہ کوئی خادم اس سے باہر نہ رہے۔ اس کی ایک کاپی دفتر ہذا میں بھی بھجوا دیں۔ (مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اراکین و عہدہ داران انصار کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ ۲۸، ۲۹ اکتوبر ۵۵ء کو انصاراللہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں ہو رہا ہے۔ انشاءاللہ۔ تنظیم انصار کے مروجہ طریق کار و پروگرام میں اگر کوئی صاحب تبدیلی کی ضرورت سمجھتے ہوں یا کوئی مزید مشورہ دینا چاہیں یا کوئی تجویز ایسی کسی کے ذہن میں ہو جو نمائندگان کی مجلس شوریٰ میں زیر غور لانے کے قابل ہو۔ بہت جلد بیس۲۰ اکتوبر ۵۵ء تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تا جو تجاویز ایجنڈہ میں رکھنے کے قابل ہوں رکھی جا سکیں۔ (نائب صدر انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

بیس۲۰ اکتوبر

علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام کے نام بیس۲۰ اکتوبر تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والے نام قبول نہیں کئے جائیں گے۔

تقریری مقابلہ کے لئے اعلان کے مطابق حلقہ وار مقابلے کروانے کے بعد اول اور دوم کا نام مرکز میں بھجوایا جائے۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

میاں اسلم وحید صاحب بی۔اے اسٹوڈنٹ جو کہ پہلے ۱۲۰ الیواز ہوسٹل اسلامیہ کالج لاہور میں تھے کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ ناظر بیت المال ربوہ

تلاش گمشدہ

میرے بڑے بھائی غلام محمد صاحب درویش جو ۵۳ء میں قادیان سے واپس آئے تھے دماغی عارضہ میں مبتلا ہو کر چند دنوں سے کہیں چلے گئے ہیں۔ سوائے ایک چادر کے کوئی کپڑا پاس نہیں ہے۔ عمر ۶۵ سال کے قریب۔ رنگ [illegible] ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس جائیں۔ تو ان کو ہمارے پاس لے آئیں۔ علاوہ [illegible] کے ہم اخراجات آمدورفت بھی پیش کر دیں گے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو ہمیں پتہ [illegible] دیا۔ رستم علی احمدی عالم گڑھ براستہ جلال پور جٹاں ضلع گجرات

خطبہ الہامیہ کی ضرورت

اگر کسی دوست کے پاس خطبہ الہامیہ برائے فروخت موجود ہو تو وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور تحریر فرمائیں کہ کس قیمت پر وہ دے سکیں گے۔ مجھے اپنے دفتر کے لئے اس کی ضرورت ہے (صوفی) مطیع الرحمن بنگالی ایم۔اے۔ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) ربوہ

مشرقِ وسطیٰ کے بارہ ممالک کے نمائندوں کا اجلاس

زمین اور زراعت کے مسائل کا حل تلاش کیا جائے گا

عراق ۶؍ اکتوبر۔ مشرق وسطیٰ کے بارہ ممالک کے نمائندوں کا سیمنار شروع ہو گیا ہے۔ جو تین ہفتوں تک جاری رہے گا۔ اس میں مشرق وسطیٰ کے زمین اور زراعت کے مسائل پر غور کیا جا رہا ہے۔ یہ سیمنار عراق کے وزیر انصاف اور قائم مقام وزیر ترقیات محمد علی محمود کی دعوت پر منعقد کیا گیا ہے۔ اس میں ترکی۔ لبنان۔ لیبیا۔ پاکستان۔ سوڈان۔ شام۔ افغانستان۔ سعودی عرب۔ اردن۔ مصر اور ایران شرکت کر رہے ہیں۔ عراق کے وزیر انصاف نے بتایا۔ کہ ان کے ملک کی زمین کی اصلاح کا پروگرام تا حال بالکل نامکمل ہے۔ اور انہیں توقع ہے کہ اس سیمنار سے انہیں اپنے مسائل کا حل تلاش کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ محمد حفنادی نے اقوام متحدہ کے ادارۂ خوراک و زراعت کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سے قبل کبھی بھی مشرق وسطیٰ کے اس تعداد میں اعلیٰ ذمہ دار افراد اپنے مسائل کا تعمیری حل تلاش کرنے کے لئے جمع نہیں ہوئے۔ امریکہ کی بین الاقوامی تعاون کی تنظیم کے صدر ڈاکٹر نیری وینز نے اس تنظیم کے ڈائرکٹر مسٹر جان ہیبرٹ کی طرف سے ان نمائندوں کو ان کی اس کوشش پر مبارکباد پیش کی ہے۔ شام کے اکرم الرکابی نے شاہ فیصل اول کو جدید عراق کی بنیاد رکھنے اور شاہ فیصل ثانی کو ان کے پروگرام کو جاری رکھنے پر خراجِ عقیدت پیش کیا۔

مصری جاسوسوں کا کارنامہ

لندن ۶؍ اکتوبر۔ مصری جاسوسوں نے برطانیہ اور فرانس کی ایسی خفیہ دستاویزات کو حاصل کر لیا ہے۔ جن کا تعلق مشرق اوسط کے ملکوں کو مسلح کرنے کے سیاسی منصوبے سے ہے۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ترجمان نے اس دعویٰ پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر اس سوال کے جواب میں کہ آیا دستاویزات حقیقی ہیں بتایا کہ ہم نے کبھی خفیہ دستاویزات کے مندرجات کا افشاء نہیں کیا۔

پاکستان میں بجلی کے تاروں کی تیاری

کراچی ۶؍ اکتوبر۔ کراچی میں تاریں بنانے والے ایک کارخانے نے کام شروع کر دیا ہے۔ یہ کارخانہ تانبے کی تاریں تیار کرتا ہے۔ بعد میں یہ کارخانہ ہر قسم کی بجلی کی تاریں تیار کرے گا۔ یہ کارخانہ ایک پاکستانی سرمایہ دار اور ایک غیر ملکی فرم نے کھولا ہے۔

سابق صدر کے ہیروں کے ذخائر

نیویارک ۶؍ اکتوبر۔ ارجنٹائن کے سابق صدر پیرون نے اپنی آمریت کے دور میں جن حرکات کا ارتکاب کیا تھا۔ ان کی فہرست میں ایک خبر سے اضافہ ہو گیا ہے۔ فوج اور پولیس نے پیرون کی تین رہائش گاہوں سے بے انتہا سامان لوہا۔ چاندی۔ ہیرے۔ کپڑے اور شاندار فرنیچر کا پتہ لگایا ہے۔ جو چیزیں پائی گئی ہیں۔ ان میں ستر لاکھ امریکی ڈالر کے سونے اور چاندی کے صندوق نیز ارجنٹائن کے کرنسی کی پیٹیاں بھی شامل ہیں۔ ان میں ایک ایسا ہیرا بھی شامل ہے۔ جو دنیا کے بیش قیمت ہیرے کی مساوی قیمت رکھتا ہے۔ جو کہ ہز ہائی نس آغا خاں کی ملکیت ہے۔ مزید برآں چینی کی بنی ہوئی سنہری اور روپہلی پلیٹیں بھی ہیں۔

سبھاش چندر بوس کو قتل کیا گیا تھا

برطانوی محقق کا انکشاف

لندن ۶؍ اکتوبر۔ مسٹر بی بی سیل جنہوں نے سبھاش چندر بوس کی زندگی اور موت پر کئی سال تحقیقات کی ہے کا کہنا ہے کہ بابو سبھاش چندر بوس کو قتل کیا گیا تھا۔ وہ پنڈت نہرو کے بیان پر تبصرہ کر رہے تھے۔ ان کی زندگی کے متعلق فرضی قصے اور خیالات صحیح نہیں ہیں۔ مسٹر سیل نے اس موضوع پر تحقیقات کے بعد ایک کتاب لکھی ہے۔ جو اگلے سال کے آغاز میں شائع ہو جائے گی۔ داستان

شاہ ایران پر کوئی حملہ نہیں ہوا

ایرانی حکومت کا بیان

طہران ۶؍ اکتوبر۔ ایرانی حکومت نے کل ان تمام افواہوں کی سخت تردید کی ہے۔ جن میں کہا گیا ہے۔ کہ شاہ ایران پر کوئی حملہ کیا گیا ہے۔ شاہ ایران آج کل رامسار میں ایک ہفتہ کی چھٹی منا رہے ہیں۔ اس سے قبل آپ ترکی کے سرکاری دورے پر گئے ہوئے تھے۔

روس میں عوام دو طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں

"ایک طرف امارت ہے اور دوسری طرف افلاس" مصری ناشر علی امین کے تاثرات

قاہرہ ۵؍ اکتوبر۔ مصر کے ممتاز ناشر علی امین نے جو ان دنوں سوویٹ یونین کا دورہ کر رہے ہیں۔ روزنامہ "الاخبار" میں لکھا ہے کہ انقلاب روس نے صرف نئے طبقے پیدا کرنے کے لئے زارشاہی کو ختم کیا تھا۔

علی امین نے اپنے دورے کے متعلق تازہ ترین مراسلے میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کیف اوپیرا ہاؤس کے سامنے کھڑی ہوئی کاروں کو دیکھے جن میں کیڈیلک پیکارڈ اور کرسلر شامل ہیں۔ اور روسیوں نے جن کے نام بدل دئیے ہیں تو وہ محسوس کرے گا کہ وہ بہت بڑے سرمایہ داروں کے شہر میں کھڑا ہے۔

علی امین نے لکھا "میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ لینن اور سٹالین کے انقلاب نے زارشاہی کے زمانے کے طبقوں کو محض ایسے نئے طبقے پیدا کرنے کے لئے ختم کیا جن کے پاس کیڈلک کاریں ہیں۔ شاندار اور بے شمار اوپیرا ہاؤس ہیں۔ دیدہ زیب امیرانہ ملبوسات ہیں اور جو موسم سرما بہترین مکانوں میں گذارتے ہیں اور موسم گرما ساحل پر۔ لیکن روس میں ایک اور طبقہ بھی ہے جو پرانے کپڑوں سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ لوگ سڑکوں کے کنارے پڑے رہتے ہیں یا گلیوں میں مارے مارے پھرتے ہیں"۔

چاٹگام میں محتاج خانے کی تعمیر

چاٹگام ۵؍ اکتوبر۔ حکومت مشرقی بنگال چاٹگام میں ایک محتاج خانہ تعمیر کر رہی ہے جس پر پندرہ لاکھ کے قریب خرچ آئے گا۔ اس محتاج خانے میں ایک ہزار بستر کا ہسپتال دواخانہ ایک انگریزی مڈل سکول۔ ورکشاپ ڈیری فارم اور پولٹری فارم وغیرہ ہوں گے ورکشاپوں اور ہسپتال کے لئے چار لاکھ روپے کا سامان خریدا جائے گا۔ محتاج خانے میں بجلی اور پانی کا بھی انتظام ہوگا۔ تعمیر کا کام جون تک ختم ہو جانے کی توقع ہے۔ حکومت مشرقی بنگال کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ سارا کام جون تک شاید مکمل نہ ہو سکے۔ لیکن عمارت کے کچھ حصے مکمل ہوتے ہی داخلہ شروع کر دیا جائے گا۔

اقتصادی ترقی کیلئے متحد ہو کر کام کیجئے

مسٹر حمید الحق چودھری کی اپیل

ڈھاکہ ۵؍ اکتوبر۔ مرکزی وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چودھری نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ملک کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے متحد ہو کر کام کریں۔ آپ کل شام اپنے دوستوں اور حامیوں کی طرف سے مشرقی بنگال اسمبلی کے احاطے میں دئیے گئے ایک استقبالیہ سے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت عوام سے براہ راست ربط قائم رکھنے کی پوری کوشش کرے گی۔ کیونکہ اس قسم کا ربط نہ ہونے کے باعث بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ وزیر خارجہ کی حیثیت سے تمام قسم کے [illegible] امور میں سرگرمی سے حصہ لیتے رہیں گے۔

برما کا وفد چیکوسلاواکیہ پہنچ گیا

لنڈن ۵؍ اکتوبر۔ برما کا ایک وفد چیکوسلاواکیہ کے دارالحکومت پراگ پہنچ گیا ہے۔ یہ وفد آٹھ ارکان پر مشتمل ہے اور اس کی قیادت برما کے وزیر برائے تعمیر و ترقی کر رہے ہیں یہ وفد دونوں ملکوں کے مابین طے شدہ ایک معاہدہ دو طرفہ کے مطابق اشیاء حاصل کرنے کی تفصیل طے کرے گا۔

سندھ کلچرل بورڈ کو ۲۵ لاکھ روپیہ

حیدر آباد ۵؍ اکتوبر۔ حکومت سندھ نے ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ و ارتقاء کے لئے سندھ کلچرل بورڈ کو ۲۵ لاکھ روپے دئیے ہیں۔ اس امر کا اعلان وزیر اعلیٰ سندھ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے سندھ کے مشہور صوفی شاعر شاہ عبد اللطیف بھٹائی کی ۲۰۳ ویں برسی کے موقع پر ادبی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کیا آپ نے کہا۔ ایک یونٹ میں علاقائی زبانوں یا صوبوں کی ثقافتی نشو و نما پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ بلکہ انہیں اور ترقی نصیب ہوگی۔

قبرص میں برطانوی فوجیوں پر پتھراؤ

نکوسیا ۶؍ اکتوبر کلیوپیسڈا میں برطانوی فوجی ایک یونانی چوکی سے یونانی جھنڈا اور اینٹی برٹش پوسٹر ہٹانے آئے تھے جب فوجیوں نے یونانی جھنڈا نیچے اتارا تو ارد گرد کی آبادی نے یونان سے اتحاد کی حمایت میں نعرے لگائے۔ جب فوجی واپس چلے گئے تو پھر جھنڈا بلند کر دیا گیا۔ اس پر مزید فوج طلب کی گئی جب فوجی پھر وہاں پہنچے تو دیہاتیوں نے سنگ باری شروع کر دی۔ یہ گاؤں یہاں سے بیس میل دور ہے برطانوی فوجیوں نے کئی اور دیہات سے بھی اینٹی برٹش پوسٹر اور یونانی پرچم اتارے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں نہایت خوشی اور مسرت سے سُنی جائے گی کہ اللہ تعالےٰ نے صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود بچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پوتا اور نواب زادہ میاں عبد اللہ خانصاحب کا نواسہ ہے۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ، نواب زادہ میاں عبد اللہ خان صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر اصحاب کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود بچے کو نیک، صالح، عمر پانے والا اور خادم دین بنائے اور حسنات دارین سے نوازے اور وہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

حضور نے ۳/ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو لاہور سے بذریعہ فون ولادت باسعادت کی اطلاع موصول ہونے پر اس خوشی میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر میں باقی وقت کے لئے تعطیل کا اعلان کر دیا گیا۔

راوی، چناب اور ستلج میں زبردست سیلاب

لاہور شہر کے ایک بڑے حصہ کو تباہی کا شدید خطرہ

لاہور ۶/ اکتوبر۔ دریائے راوی۔ چناب۔ ستلج کی بالائی وادیوں اور مشرقی پنجاب میں موسلا دھار بارشوں کی وجہ سے ان دریاؤں میں فقید المثال سیلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس خطرہ سے عہدہ برآ ہونے کی غرض سے صوبائی حکام نے لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات، شیخوپورہ، لائلپور، جھنگ، منٹگمری، ملتان اور مظفر گڑھ کے حکام کو خاص ہدایات جاری کر دی ہیں۔ دریائے راوی میں متوقع عدیم النظیر سیلاب کے پیش نظر لاہور کو زبردست خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اس خطرناک خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور شاہدرہ خالی کرا لیا گیا ہے۔

مکیسر کی اطلاعات کے مطابق کل دوپہر کو وہاں راوی میں پانی کا اخراج چھ لاکھ ۲۷ ہزار کیوسک تھا۔ مکیسر شاہدرہ سے ۱۲۰ میل دور ہے۔ مکیسر میں دریا کی سطح زیادہ سے زیادہ ۱۹۴۷ء میں بلند ہوئی تھی جبکہ پانی کا نکاس موجودہ اخراج سے بقدر اڑھائی لاکھ کیوسک کم تھا۔ مادھوپور کے قریب کل دریا میں پانی کا اخراج اڑھائی لاکھ کیوسک تھا اور دریا کی سطح ابھی بلند ہو رہی تھی۔ جسٹر کے قریب پانی کا اخراج ایک لاکھ ستر ہزار کیوسک تھا۔ خیال ہے مکیسر سے سیلاب کا پانی آئندہ ۴۸ گھنٹوں میں لاہور پہنچ جائے گا۔ اگر مشرقی پنجاب کی نہروں میں پانی نہ چھوڑا گیا اور دریا کا پانی زور دور تک پھیلا تو شاہدرہ کے نزدیک دریا کی سطح کم از کم ۵ افٹ بلند ہو جائے گی اور اخراج تین چار لاکھ کیوسک تک پہنچ جائے گا۔ شاہدرہ کے نزدیک سیلاب کی خطرناک علامت کی سطح ساڑھے گیارہ فٹ ہے۔

اس صورت حال کے پیش نظر شاہدرہ اور باداامی باغ اور دوسرے نشیبی علاقوں میں اور دریائے راوی سے ملحقہ دیہات کو زبردست خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

ادھر ضلع سیالکوٹ میں دریائے راوی اور ندی نالوں میں سیلاب کی وجہ سے نارووال، شکرگڑھ کی تحصیلوں میں کئی دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ لاہور اور نارووال کے درمیان ریل کی پٹری کئی مقامات سے ٹوٹ گئی ہے اور گاڑیوں کی آمد و رفت معطل کر دی گئی ہے۔

تجارتی نرخ

اکبری منڈی لاہور

نیا گڑ ۲۵/ تا ۲۸/۔ گڑ ۲۲/ تا ۲۴/۔ شکر ۳۰/ تا ۲۸/۔ دیسی کھانڈ ۴۸/ تا ۵۲/۔ گندم بوتا ۱۲/۔ چاول باسمتی ۲۵/ تا ۲۸/۔ چاول سیلہ ۲۳/ تا ۲۵/۔ چاول سفید ۱۱/ تا ۱۲/۔ چنے سیاہ ۱۴/ ۔ ماش سیاہ ۱۵/۸ تا ۱۶/۸۔ ماش سبز ۱۶/۸ تا ۱۷/۔ دال مسور ۱۱/۸ تا ۱۲/۔ باجرہ ۸/ تا ۸/۱۲۔

بازار صرافہ لاہور

سونا پاسہ ۱۰۳/۔ سونا تیزابی ۱۰۴/۔ پاؤنڈ ۶۵/۔ چاندی کھوٹی ۱۵۵/۔ چاندی سکہ ۱۴۵/۔ چاندی تیزابی ۱۶۱/۔

نیوزی لینڈ کی ٹیم کراچی پہنچ گئی

کراچی ۶/ اکتوبر۔ نیوزی لینڈ کی کرکٹ ٹیم کل پاکستان کے ۳۹ روز دورہ پر کراچی پہنچ گئی ہے۔ نیوزی لینڈ کے کھلاڑی پاکستان میں تین ٹیسٹ اور تین نمائشی میچ کھیلیں گے۔

وزیر اعظم یونان وفات پا گئے

ایتھنز ۶/ اکتوبر۔ وزیر اعظم یونان فیلڈ مارشل پاپاگوس آٹھ ماہ کی طویل علالت کے بعد کل رات بہتر (۷۲) برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ وہ ایک شکمی عارضے میں مبتلا تھے۔ وفات سے پہلے کل انہوں نے اپنے وزیر خارجہ مسٹر سٹیفن سٹیفانو کو قائم مقام وزیر اعظم مقرر کر دیا تھا۔

محترم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے کے جامعۃ المبشرین میں ۲ دو مفید لیکچر

مورخہ ۸، ۹/ اکتوبر بروز ہفتہ و اتوار گیارہ بجے دن کے مکرم جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ امریکہ جامعۃ المبشرین میں دو اہم لیکچر دیں گے۔ پہلے لیکچر کا عنوان "مغربی یورپ اور امریکہ کے باہمی تعلقات" ہوگا۔ اور دوسرے دن یعنی اتوار کو لیکچر کا موضوع "یورپ اور امریکہ میں کمیونزم کا حال اور مستقبل" ہوگا۔ دونوں لیکچر اردو میں ہوں گے۔ اور لیکچر کے بعد سامعین کو سوالات کرنے کی اجازت ہو گی۔ ان لیکچروں کے سننے کے لئے تمام اہل علم اصحاب کو دعوت دی جاتی ہے۔

پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

"ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا تو یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔" جو احباب زبان سے تبلیغ نہیں کر سکتے وہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ضروری تصحیح

دواخانہ خدمت خلق ربوہ کا اشتہار الفضل کے خیر مقدم نمبر میں شائع ہوا ہے۔ اس میں "دوائی فضل الٰہی" کی قیمت غلطی سے سولہ ۱۶ روپے کی بجائے چھ ۶ روپے چھپ گئی ہے۔ اسی طرح دوائی "ہمدرد نسواں (محبوب اطھرا)" کی قیمت بھی انیس ۱۹ روپے کی بجائے نو روپے شائع ہوئی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں کہ "دوائی فضل الٰہی" کی قیمت ۱۶/۰/۰ روپے ہے اور دوائی "ہمدرد نسواں (محبوب اطھرا)" کی قیمت انیس ۱۹ روپے ہے۔

(منیجر الفضل)

ضروری اعلان

ماہ ستمبر کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۰/ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہیے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

محترم قاضی اکمل صاحب کی علالت

اور درخواست دعا

والد محترم قاضی اکمل صاحب کئی دنوں سے انفلوئنزا، بخار و کھانسی علیل ہیں۔ اور بہت ضعیف ہو گئے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ اے آر جنید ربوہ